ماڈل

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8th Road North
Ahmadi - 61008
Kuwait

وہ اب کیا کرے اس کے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ وہ کچھ نیا کرنا چاہتی تھی اور جو بھی کوشش کرتی تھی اس میں ناکام ہو جاتی تھی۔ Classical singing میں مہارت حاصل کر لی اور بہت کوشش کے بعد ایک آرکسٹرا میں نوکری مل گئی لیکن مشرقی اور مغربی میوزک میں کوئی تال میں نہیں ہو پایا نتیجہ میں دو تین Concert کے بعد اس کی چھٹی ہوگئی Political science سے B.A کیا تھا اخبار میں Coloumns لکھنا شروع کیے بڑے بڑے لیڈروں کی دھجیاں اُڑانی شروع کردیں۔ Opposition کے ایک لیڈر نے اسے فون کیا کہ اس نے اس کے اوپر بہت سارے Personal attack کیے ہیں اگر وہ اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے بھی کسی اور کے ساتھ دیکھا گیا تو اس سے کیا مطلب اگر وہ اس طرح اس کے خلاف لکھتی رہی تو وہ اس کے خلاف ہر جانے کا مقدمہ کائم کر دے گا۔ وہ ڈر گئی اس نے اخبار میں Coloumns لکھنا بند کر دیا۔ ایک Sales Company میں نوکری کر لی۔ باس بزنیس ٹرپ پر لندن جا رہا تھا اس کو بھی ساتھ چلنے کو کہہ رہا تھا۔ وہ ڈر گئی باس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا نتیجہ میں نوکری سے باہر، اب کیا کرے اخبار میں نوکری کے اشتہارات دیکھنا شروع کر دیا ڈیسوزا گارمنٹس کے لیے ریمپ پر چلنے کے لئے ماڈلس کی ضرورت تھی اس نے اپنی شکل صورت کا معانہ کرنا شروع کیا اس نے سوچا وہ پروفیسر ٹائپ کی لڑکی ہے ریمپ پر کیسے چلے گی۔ لیکن کہیں نہ کہیں نوکری کرنا ضروری تھا۔ خوب سارا میک اپ کر کے۔ لپ اسٹک پاؤڈر تھوپ کر انٹرویو دینے پہنچ گئی۔ شکل صورت کی اچھی تھی سلیکشن ہو گیا۔

آج ڈیسوزا گارمنٹس کا فیشن شو ہونے والا تھا۔ اس کو بہت چھوٹا سا ٹائٹ اسکرٹ پہن کر ریمپ پر چلنا تھا۔ کافی بڑا شو تھا بہت سارے فلمی ستارے اور کرکٹ کے کھلاڑی فیشن شو میں شرکت کرنے آرہے تھے۔ اس نے ریمپ پر چلنے کی پریکٹس کی تھی اور اسے چھوٹا سا اسکرٹ پہن کر چلنے میں بہت پریشانی ہوئی تھی۔ فیشن شو شروع ہو گیا تھا اور سب سے آگے کی کرسیوں پر مشہور فلمی ستاروں کے علاوہ مشہور کرکٹر سریندر رہونی بھی بیٹھے ہوئے تھے جو وکٹ کے پیچھے کھڑے کھڑے بال پر ایسے جھپٹتے تھے جیسے کی بقول شاعر۔ شعلہ سا لپک جائے۔

ریمپ پر لڑکیوں نے چلنا شروع کر دیا تھا۔ اب اس کی باری تھی ریمپ کی روشنی کی چکا چوند سے وہ گھبرا گئی اس کا جی چاہا وہ وہیں رک جائے لیکن یہ تو پورے شو کی ناکامی ہوتی۔ اس نے چلنا شروع کر دیا۔ ادھے ریمپ تک پہنچی ہوگی کہ پھر گھبراہٹ تاری ہوگئی۔ اس گھبراہٹ میں وہ توازن کھو بیٹھی اور ریمپ کے باہر گرنے لگی۔ سریندر رہونی کو ایسے لگا کہ گیند باونڈری کے باہر جانے ہی والی ہے انہوں نے وہیں کرسی سے بیٹھے بیٹھے ایک ڈرائیو لگائی اور اسے فرش پر گرنے سے پہلے لپک لیا۔ اب وہ سریندر رہونی کی باہوں میں جھول رہی تھی۔ اور چاروں طرف سے زبردست تالیاں پڑ رہی تھیں۔

وہ رات میں بہت دیر سے سوئی۔ صبح دیر سے اٹھی تو سوچنے لگی مسٹر ڈیسوزا کا فون آتا ہوگا اس کی نوکری کی برخاستگی کا۔ وہ باہر جا کر اخبار خرید کر لے آئی، کی دوبارہ نوکری کی تلاش شروع کر دے۔ یہ کیا اخبار تو اسکی اور سریندر ہونی کی تصویر سے بھرا پڑا تھا کیسے سریندر ہونے اپنی کرسی سے چھلانگ لگائی اور کیسے اسے زمین پر گرنے سے پہلے دبوچ لیا۔ اسے سارے فوٹو بہت اچھے لگے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کسی وقت بھی مسٹر ڈسوزا کا فون آسکتا ہے کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ دوسری طرف کرکٹ کھلاڑی سریندر ہونی تھا وہ کہہ رہا تھا آپ کو پتہ ہے میرے ڈیڈی بھی انڈین کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی رہ چکے ہیں مسٹر موہندر ہونی وہ بولی جی ہاں انہیں کون نہیں جانتا آپ کی طرح وہ بھی بہت اچھے فیلڈر تھے۔ جی ہاں انہوں نے بھی آپ کی فوٹو میرے ساتھ دیکھی تھی۔ اپ انہیں بہت اچھی لگیں۔ وہ آج کسی وقت آپ سے شادی کی بات کریں گے آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔ لیکن مجھے اُن نے شادی نہیں کرنی اس نے جواب دیا تھا۔ سریندر ہونی فون پر بہت دیر تک ہنستا رہا تھا، آپ واقعی بہت بھولی ہیں وہ میری شادی کی بات کریں گے۔ اس نے اخبار کا نوکری کے اشتہار کا سکشن ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا تھا، اس کے سارے مسائل کا پرمانٹ علاج ہونے جا رہا تھا۔

......☆......